34715- آدم علیہ السلام کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنانے والی حدیث کا باطل ہونا

سوال

میں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے یا نہیں ؟
(جب آدم علیہ السلام نے غلطی کا ارتکاب کیا تو کہنے لگے : اے میرے رب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کردے ، تواللہ تعالی نے فرمایا اے آدم علیہ السلام تونے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جان لیا حالانکہ میں نے ابھی تک اسے پیدا بھی نہیں کیا ؟
توآدم علیہ السلام کہنے لگے اے رب اس لیے کہ جب تونے مجھے اپنے ھاتھ سے بنا کر روح پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا تو مجھے علم ہوگیا کہ تو اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ہی لگاتا ہے جو تیری مخلوق میں سے تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، تواللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تو سچ کہہ رہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں ،مجھے اس کے واسطے سے پکارو تو میں تجھے معاف کرتا ہوں ، اوراگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا) ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

یہ حدیث موضوع ہے ، اسے امام حاکم نے عبداللہ بن مسلم الفھری کے طریق سے بیان کرتے ہیں : حدثنا اسماعیل بن مسلمۃ انبا عبدالرحمن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن جدہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : جب آدم علیہ السلام نے غلطی کا ارتکاب کیا ۔ ۔ ۔ پھر حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے جو کہ سائل نے ذکر کیے ہیں ۔

امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے ۔ اھ

امام حاکم رحمہ اللہ تعالی کے اس قول کا علماء کرام کی کثرت نے تعاقب کیا اوراس حدیث کی صحت کا انکار کیا ہے اوراس حدیث پر حکم لگایا ہے کہ یہ حدیث باطل اور موضوع ہے ، اوریہ بیان کیا ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ تعالی خود بھی اس حدیث میں تناقض کا شکار ہیں ۔

علماء کے کچھ اقوال پیش کیے جاتے ہیں :

امام حاکم رحمہ اللہ کی کلام کا امام ذھبی رحمہ اللہ تعاقب کرتے ہوئے کہتے ہیں : بلکہ یہ حدیث موضوع ہے اور عبدالرحمن واہی ہے اور عبداللہ بن مسلم کا مجھے علم ہی نہیں وہ کون ہے ۔ اھ

اور میزان الاعتدال میں امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی اس طرح لکھتے ہیں یہ خبر باطل ہے ۔ اھ

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے لسان المیزان میں اسی قول کی تائید کی ہے ۔

اورامام بیھقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اس طریق سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے یہ روایت متفرد بیان کی ہے اور عبدالرحمن ضعیف ہے اورحافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے اسی قول کو صحیح کہا ہے دیکھیں البدایۃ والنھایۃ (323/3) ۔

اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الضعیفۃ میں اسے موضوع قرار دیا ہے دیکھیں السلسلۃ الضعیفۃ (25) ۔ اھ

اورامام حاکم –اللہ تعالی انہیں معاف فرمائے– نے خود بھی عبدالرحمن بن زید کو متھم بوضع الحدیث کہا ہے ، تواب اس کی حدیث صحیح کیسے ہوسکتی ہے ؟ !

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی "القاعدۃ الجلیۃ فی التوسل والوسیلۃ ص (69)" میں کہتے ہیں :

اورامام حاکم کی روایت انہیں روایات میں سے ہے جس کا ان پرانکار کیا گیا ہے ، کیونکہ انہوں نے خود ہی کتاب "المدخل الی معرفۃ الصحیح من السقیم" میں کہا ہے کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے موضوع احادیث روایت کی ہیں جوکہ اہل علم میں سے غوروفکر کرنے والوں پر مخفی نہیں اس کا گناہ اس پر ہی ہے ، میں کہتا ہوں کہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم بالاتفاق ضعیف ہے اوربہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے ۔ اھ دیکھیں "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی رحمہ اللہ (1/38–47) ۔

واللہ تعالی اعلم .